احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 11- ستمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 11- ستمبر 1998ء 19 جمادی الاول 1419ھ - 11- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 200

توکل کا صحیح طریق

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھوں اور پھر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور توکل کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس کا گھٹنا باندھو اور پھر خدا پر توکل کرو

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکّل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اُونٹ نہیں ہے واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے توکّل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپؐ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اُونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکّل کرتا۔ تو ٹھیک ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 566)

توکّل یہ ہے کہ پہلے تدبیر کرو پھر خدا پر نتیجہ چھوڑو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

باوجود الٰہی مشیئت اور ارادہ کے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت نازل نہیں ہوتی جب تک تمام کی تمام قوم قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی۔ اور اگر کوئی قوم قربانی کے لئے تیار نہ ہو تو جھوٹا توکل اسے کامیاب نہیں کر سکتا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا میں پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھوں اور پھر توکل کروں یا اسے آزاد رہنے دوں اور توکل کروں۔ آپ نے فرمایا اعقلھا و توکل پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ یعنی پہلے عمل کرو اور پھر خدا تعالیٰ پر نتیجہ چھوڑو۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم رات دن کام میں مشغول رہتے تھے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر عبادت کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ آپؐ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں!

اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے تو سب سے زیادہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ آپؐ سب سے بڑھ کر متوکل تھے۔ مگر آپؐ سب سے زیادہ مشغول رہتے تھے۔ پھر ان معنوں میں سب سے زیادہ توکل تو جنت میں ہو سکتا ہے۔ مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی مشغولیت ہو گی جیسے فرمایا فی شغل فٰکھون اگر توکل کا یہی مفہوم ہوتا تو جب وہاں ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنی ہے تو مومنوں کو تو جنت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا چاہئے تھا مگر وہاں کے لئے بھی شغل کو نکرہ طور پر استعمال کر کے بتایا کہ وہاں بڑا عظیم الشان کام کرنا ہو گا۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں انسان کام سے تنگ نہیں آ جائے گا اور تھکے گا نہیں بلکہ خوشی محسوس کرے گا اور کام کرنے کے باوجود اس کے اندر بشاشت قائم رہے گی۔

غرض آج لوگوں نے توکل کا نہایت غلط مفہوم سمجھ رکھا ہے۔ جو کام ان کی اپنی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اسے تو وہ کر لیتے ہیں۔ اور جو کام نہیں کرنا چاہتے اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ ہم توکل سے کام لے رہے ہیں۔ اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ عمل ترک کر دیا جائے۔ تو پھر نماز اور روزہ (-) وغیرہ کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف زبان سے ایمان کا اظہار کرنا ہی انسان کو نجات دے دیتا۔

پس توکل کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں سے پوری طرح کام لے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے اور اس سے کہے کہ اے خدا! جو سامان میرے اختیار میں تھے وہ تو میں نے سب استعمال کر لئے ہیں اب کوئی کمی رہ گئی ہے تو تو خود اپنے فضل سے اسے پورا فرما اور میری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کام کے نیک نتائج پیدا فرما۔ جب وہ ایسا کرے گا تب اسے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو گی اور وہ اپنے ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا۔ لیکن جو شخص کام نہیں کرتا اور پھر اپنے آپ کو متوکل کہتا ہے وہ توکل کے ساتھ تمسخر کرتا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 443-442)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری۔ بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

اردو کلاس جو 98-8-15 کو نشر ہوئی۔
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عثمان چینی صاحب کو ارشاد فرمایا کوئی چینی لطیفہ سنائیں۔ عثمان صاحب نے ایک دلچسپ لطیفہ سنایا۔

ایک بڑھیا پوسٹ آفس گئی اپنا خط پوسٹ کرنے کے لئے۔ پوسٹ آفس والوں نے کہا اماں آپ کے خط کا وزن زیادہ ہے اس پر اور ٹکٹ لگواؤ۔ اور ٹکٹ لگاؤں گی تو وزن اور زیادہ ہو جائے گا بڑھیا نے جواب دیا۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کا ذکر خیر

اس کے بعد حضور انور نے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی تصویر بچوں کو دکھائی اور ان کی خدمات کا تذکرہ کچھ اس انداز سے فرمایا۔
جس جگہ ہم اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں ان کی کوششوں کا دخل تھا۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔ 1889ء میں حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے آپ سے دو سال بڑے تھے یعنی 1887ء میں پیدائش ہوئی لیکن وفات جلدی ہو گئی کیونکہ ان کو شوگر کی تکلیف تھی اور پرہیز کے قائل نہیں تھے انہوں نے اپنے نسخے بنائے ہوئے تھے اس میں اچھا میٹھا ڈال کے کھایا کرتے تھے مگر ویسے بڑی سخت جفاکش زندگی تھی۔ ان کے کچھ حالات آپ کے سامنے رکھوں گا بہت لمبے مضامین ہیں ان پر مگر میں تھوڑا تھوڑا اس میں سے نکال کر آپ کو دے رہا ہوں۔

پیدائش 1887ء ضلع قصور میں ہوئی۔ ان کے والد چوہدری نظام الدین صاحب تھے وہ رفیق تھے اور بڑے دھڑلے کے آدمی تھے چوہدری نظام الدین سارے علاقے کے اوپر چھائے ہوئے تھے بہت رعب تھا ان کا۔ ان کے ساتھ یہ قادیان گئے۔ 1899ء میں اس وقت ان کی عمر 12 سال تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پہ انہوں نے بیعت کی۔ اس لئے رفیق بن گئے اور بہت ہی قابل انسان۔

اس زمانے میں تو میٹرک پاس ہونا بھی لوگوں کے لئے بڑی بات ہوتی تھی جو بی اے کر لیتا تھا اپنے نام کے ساتھ بی اے لکھا کرتا تھا کہ بہت اونچا آدمی ہو گیا ہوں۔

سادہ مزاج تھا مگر اس زمانے میں انہوں نے قادیان سے دسویں پاس کی گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ اے پھر بی۔ اے کیا اور اس کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری انہوں نے لی۔ بہت ہوشیار اور تعلیم کا شوق رکھنے والے تھے۔ اور وقف زندگی بہت جلدی کر لیا حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر شائع ہوئی تھی جس میں یہ تھا کہ ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (حضرت مسیح موعود کے زمانے کی تحریک تھی) جو اپنے نام خدا کے حضور پیش کریں خدمت کے لئے تو انہوں نے جوانی میں ہی لکھ دیا کہ میں وقف ہوں۔ اگرچہ ملازم نہیں بھی تھے سلسلے کے مگر وقف کی طرح زندگی گزاری۔ یہ لندن شہر جس میں آج ہم لندن مشن میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ زمین انہوں نے خریدی تھی۔ اس زمانے میں جب یہ زمین انہوں نے خریدی ابھی بنیاد کا کوئی سوال نہیں تھا صرف اس علاقے میں جگہ دیکھی باغ تھا۔ امرود انہوں نے خود لگائے ہوئے تھے۔ امرودوں کا بہت شوق تھا ان کو۔ جب انہوں نے زمین خریدی تو حضرت صاحب نے وہاں سے وارننگ بھیج دی کہ سارے درخت کٹوا کے امرود نہ لگوا لینا۔ کیونکہ حضرت صاحب کو پتہ تھا کہ یہ امرودوں کا بہت شوق رکھتے ہیں ان کا خیال تھا کہ یہ جگہ بہت دور ہے لندن سے (یہ جگہ اس زمانے میں لندن سے بہت دور ہوتی تھی)
تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

کوئی حرج نہیں لندن اس کی طرف آ جائے گا۔

چنانچہ لندن اس طرف بڑھا اور بہترین علاقے یہاں کے لندن کے ہو گئے۔ ان کو توفیق ملی زمین لینے کی۔ اس جگہ کی بنیاد حضرت مصلح موعود نے رکھی 1924ء میں، چوہدری صاحب بھی ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے ان کو ساتھ شامل کیا تھا۔ تو جس جگہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں چوہدری صاحب کی کوششوں سے یہ جگہ ملی۔

ان کے بڑے بڑے کاموں کی تو لمبی فہرست ہے۔ ملکانہ میں ایک دفعہ تحریک چلی تھی (ہندوستان میں ایک علاقہ ہے ملکانہ) وہاں ہندوؤں نے مسلمانوں کو جو ان کے خیال میں پہلے کسی زمانے میں ہندو ہوتے تھے۔ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے ان کو کثرت کے ساتھ ہندو بنانے کی ایک تحریک چلی تھی۔ اس کو شدھی کی تحریک کہتے ہیں۔

سارے ہندوستان سے بڑے بڑے پنڈت وہاں پہنچے اور علاقوں کے علاقے ان کے اثر سے دوبارہ ہندو ہو گئے حضرت مصلح موعود کو جب پتہ چلا تو انہوں نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو اس شدھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے امیر بنایا اس سارے علاقے کو انہوں نے کمان کیا۔ اور دیکھتے دیکھتے کایا پلٹ گئی۔ اس پر ہندوستان میں شور پڑ گیا اور خیال پیدا ہوا کہ فساد ہو گا کوئی کارروائی ہونی چاہئے صلح کی۔ چنانچہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نمائندہ چوٹی کے سیاستدان وغیرہ ان کو حکومت نے دلی بلایا احمدیوں کو جان کے نہیں بلایا .... اس وقت جب ہندوؤں نے دیکھا کہ کانفرنس میں احمدی ہیں ہی نہیں انہوں نے کہا تم لوگ' تم سے تو ہم ڈرتے ہی نہیں تمہاری ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں جن سے ڈرتے ہیں وہ تو ہیں ہی نہیں یہاں۔ جب تک وہ صلح نہیں کریں گے ہماری صلح ہو ہی نہیں سکتی چنانچہ پھر تار دے کے قادیان سے احمدی نمائندہ بلوایا گیا یہ لمبی کہانی ہے کیا واقعات ہوئے۔ بہرحال جن علاقوں میں اس زمانے میں دعوت الی اللہ ہوئی تھی اللہ کے فضل سے اب اس دور میں انہی علاقوں میں بکثرت احمدیت پھیل رہی ہے۔

تو جو بڑے بڑے علاقے ہم نے گنائے تھے نا جہاں احمدیت پھیل رہی ہے جس پر جماعت میں بہت جوش پیدا ہوا تھا اس میں یہ علاقہ بھی ہے اس لئے جلسے کی مناسبت سے آج میں نے ان کا نام چنا ہے۔

بیت الفضل لندن میں بھی ان کا دخل تھا شدھی میں بھی ان کا دخل تھا۔ اور دونوں جگہ بہت بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ان کے متعلق بہت زیادہ واقعات لکھے۔ بہت متاثر تھے کہتے تھے عظیم الشان جہاد کرنے والا انسان تھا سادہ طبیعت تھی۔ اتنی سادہ کہ جب اسمبلی کے ممبر بنائے گئے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود نے ان کو چنا تھا۔ پہلا پنجاب اسمبلی کا احمدی ممبر چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے اتنی سادہ طبیعت تھی کہ اپنے بیٹے کی شلوار پہن کے اسمبلی ہال چلے گئے وہ گھٹنوں گھٹنوں تک آتی تھی۔

پہریداروں نے باہر روک لیا اندر نہ جانے دیں۔ وہاں باہر کھڑے رہے اتنے میں کوئی بڑا معزز زمیندار گزرا۔ چوہدری صاحب کو دیکھتے ہی اس نے کہا السلام علیکم۔ جھک کے سلام کیا۔ حضرت چوہدری صاحب آپ آ گئے تب پہریدار نے سلوٹ کیا۔ پھر یہ اسمبلی کے اندر چلے گئے بہت سارے لطیفے ان کی سادگی کے ہیں بھول جایا کرتے تھے سوچوں میں پڑے ہوئے ہر وقت کوئی نہ کوئی فلسفہ کوئی نہ کوئی جماعت کی کامیابی کی ترکیب سوچ رہے ہوتے تھے۔ اور ارد گرد نظر ہی نہیں ہوتی تھی کہ کون ہے۔

ان کی بیٹی کی شادی ہوئی اور شادی کے بعد پہلی دفعہ وہ ملنے آئی چوہدری صاحب کو' بڑی خوشی سے ملے اور کہا بہت اچھی دلہن ہو کہنے لگے یہ تو بتاؤ تم کس کی بیٹی ہو۔

اس نے کہا ابا جان آپ کی بیٹی ہوں۔
کہتے بیوقوف پہلے کیوں نہیں بتایا۔
بہت مزے کی طبیعت تھی' ان کے قصے بڑے ہی دلچسپ ہیں اگر میں سناؤں تو ختم ہی نہ ہوں۔
بھولنے والے اس لئے تھے کہ ہر وقت دماغ میں منصوبہ بندی کرتے رہتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔
ان سے زیادہ میں نے کوئی منصوبہ بنانے والا انسان نہیں دیکھا نہایت مکمل منصوبہ بناتے ہیں۔ فرمایا۔
ان کے ساتھ میں نے بھی ایک دفعہ سفر کیا تھا۔ شیخوپورہ میں چوہدری انور حسین صاحب ہوتے تھے تو انہوں نے ان کو دعوت دی تھی اور مجھے بھی دعوت دی تھی کہ میں بھی ان کے ساتھ آؤں۔
بہت مزے کے انسان تھے چلنے سے پہلے میں نے تھوڑا سا ناشتہ کیا اور چھوڑ دیا کہنے لگے میاں سفر پہ جا رہے ہو کوئی پتہ نہیں ہوتا سارے دن کا کھانا ابھی کھا لو۔ کہیں پہنچتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں پچھلوں نے کھلا دیا ہو گا اور وہاں سے بھوکے آگے چلتے ہیں وہ سمجھتے ہیں پچھلوں نے کھلا دیا ہو گا اور پھر بعض سمجھتے ہیں اگلے کھلائیں گے۔

تو اللہ نے ان کی بات ایسی پوری کی۔ اگر میں ان کے کہنے کے مطابق خوب کھانا نہ کھاتا ناشتہ اچھی طرح نہ کرتا تو بڑی بھوک ستاتی۔ یہی ہوا۔
ایک گاؤں میں گئے انہوں نے کہا کھانا تو آپ نے کھا لیا ہو گا باغیرت تھے یہ نہیں کہتے تھے کہ ہمیں کچھ دو اور آگے گئے۔ انہوں نے کہا اچھا ذرا دیر سے پہنچے ہیں معلوم ہوتا ہے کھانے پینے میں دیر ہو گئی ہے خدمت خاطر تو ہو گئی ہے آپ کی' تو اب یہاں دین کا کام کرتے ہیں کچھ نہیں بولے منہ سے' سارا دن پھرے ہیں اسی صبح کے ناشتہ کے اوپر لیکن ہمت بڑی تھی۔

ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں وہاں کے حالات پوچھتے جاتے تھے اور جہاں جاتے تھے خدا کے فضل سے بڑی بیعتیں ہوتی تھیں۔ ان کا انداز سادہ تھا مگر بڑے وزن والی بات کرتے تھے ایک جگہ جانے لگے تو رستے میں چوک میں وہاں کا نمبردار آیا ہوا تھا وہ مل گیا کہنے لگے اچھا اچھا کی حال اے چوہدری صاحب اس نے جواب دیا ٹھیک ٹھاک کہنے لگے احمدیت وچ تینوں کوئی شک آ۔ احمدی کیوں نئیں ہوندا اس نے کہا جی کوئی شک نئیں کہتے اچھا جا کے گاؤں میں اعلان کر دے کہ میں احمدی ہو گیا ہوں اس کو بھیج دیا کہ ہم آتے ہیں پیچھے پیچھے۔
وہاں جا کے سب کو اکٹھا کیا۔ نمبردار کو کھڑا کروایا سارے گاؤں والوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارا سب سے بڑا آدمی سب سے عقل والا اس نے بیعت کر لی تو تمہیں کیا تکلیف ہے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ ایسا اثر تھا بات میں کہ حیرت انگیز۔ اللہ تعالیٰ دل کی سادگی اور اخلاص کو قبول کرتا تھا۔ تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔
جوانی میں بڑے مضبوط اور شاندار جسم والے تھے۔
نیز فرمایا:-
لندن کے لئے ایک دفعہ جب روانہ ہوئے ہیں پوٹلی میں کپڑا اور کپڑے کے اندر تھیلی بنائی اس میں سارے پیسے ڈال دیئے۔ اور بٹالہ اسٹیشن پر ہی بھول گئے سیدھے چل پڑے کراچی جانے کے لئے روانہ ہو گئے اور تھیلی وہیں پڑی رہ گئی پیسے سارے اور پاسپورٹ وغیرہ سب اسی میں تھا۔ تو پھر بعد میں خدا نے فضل کیا کسی کو پتہ لگ گیا اس نے دیکھ لیا تو پیچھے پیچھے ان کے پوٹلی پہنچی۔
تو وہ زمانہ تھا جب احمدی بہت کامیاب تھے اپنی دعوت الی اللہ میں اور باتوں میں مگر سادہ بھی بہت تھے تعلیم کا کوئی تکبر کسی قسم کا نہیں تھا کوئی دیکھنے والا پہچان بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا بڑا تعلیم یافتہ ہے پرانے زمانے میں علی گڑھ سے ایم اے کیا ہوا اور عقل بے انتہاء مگر بھول بھلکڑ قلفی۔ ان کے لئے میں نے سوچا آج دعائے خیر کا اعلان کروں۔

☆......☆......☆......☆

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ غلام مصطفیٰ تبسم

حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کا ایک بہت بڑا حصہ غیر مطبوعہ رجسٹر روایات میں موجود ہے جو آپ کے رفقاء کی روایات سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے قبولیت دعا کے منتخب واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

خارش ختم ہو گئی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میں دس گیارہ بجے کے قریب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی تھیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقع ملا تو دیکھا کہ حضرت صاحب چشم پُر آب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ خلاف معمول چشم پر آب کیوں ہیں- فرمایا۔ کہ انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پر ہیبت الہام ہوا۔

"تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے"

اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا اور میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا اور بہت دعا و زاری کی جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر2۔ صفحہ 2)

ملازمت میں ترقی

میں اپیل نویس تھا منشی اروڑا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سرشتہ دار تھے اک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس میں آزادی ہے جب آپ چاہتے ہیں آ کر مل جاتے ہیں اور مہینہ مہینہ رہ جاتے ہیں۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ اس طرح ہو جائے کہ آپ منشی اروڑا صاحب کی جگہ ہو جائیں اور وہ کہیں اور چلے جائیں اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں منشی صاحب بھونگی کے تحصیلدار ہو کر چلے گئے اور میں انکی جگہ سرشتہ دار مقرر ہو گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر2 صفحہ 6)

بیوی کی اصلاح

حضرت خان زادہ امیر اللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ میں اپنی بیوی سے تنگ ہوں ناراض ہوں حضرت صاحب مجھے فرمانے لگے میں دعا کروں گا تم بھی دعا کرو خفا نہ ہونا اللہ تعالیٰ اصلاح کر دیے گا مجھے یاد نہیں کہ اس سال یا دوسرے سال میری بیوی نے شرح صدر سے بذریعہ خط بیعت کی جو تہجد گذار ہے اور ہم خوب محبت سے آپس میں خدا کی یاد میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

رجسٹر روایات نمبر2 صفحہ 76)

اب نہیں مرتا

حضرت مولا داد خان صاحب بیان فرماتے ہیں۔

میرے بھائی صاحب بیمار تھے میں بھائی صاحب کو اپنے ساتھ بہاولنگر لے گیا وہاں دو اسسٹنٹ سرجن علاج کرتے رہے مگر انہوں نے جواب دے دیا کہ اب یہ بچ نہیں سکتے علاج ترک کر دو روپیہ پیسہ خراب نہ کرو تب بعد اس وقت ایک سال کے حضرت اقدس کو خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا کہ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے ہم دعا کریں گے تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ اس خط کے دوسرے دن میں نے دیکھا کہ ان کا تپ جاتا رہا میں نے کہا اب آپکو تپ نہیں رہا میں نے اٹھا کر بٹھایا۔ اور خود سہارا دے کر بیٹھ گیا تو بھائی صاحب نے کہا میرا سینہ جو جلتا تھا اب سرد ہے میں نے کہا میں نے حضرت اقدس کو لکھا تھا آپ نے جواباً تحریر فرمایا ہے کہ ہم دعا کریں گے خدا تعالیٰ شفاء دے گا تب سن کر کہنے لگے

"اوہ ہوھن میں نہیں مردا"

(یعنی اب میں نہیں مرتا)

اس کے بعد وہ احمدی ہو گئے۔ یعنی بیعت کر لی اور پوری صحت ہو گئی۔

رجسٹر روایات نمبر2 صفحہ 85)

صحت یابی

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

میری تحریری بیعت سے پہلے قصبہ ہٰذا میں ایک اور احمدی خواجہ غلام احمد یانپوری تھا اس کے لڑکے کو روتے وقت کھانسی سے سانس باہر کھنچا جاتا تھا اور کئی منٹ تک واپس نہ آتا تھا اور بیہوش ہو جاتا تھا تو میں نے اس کے کہنے پر حضرت مسیح موعود کو دعا کیلئے لکھا ابھی اس خط کا جواب نہ آیا تھا کہ وہ لڑکا اس عارضہ سے نجات پا گیا۔ جب خط کا جواب آیا تو اس میں لکھا تھا کہ حضرت اقدس نے دعا کی تو معلوم ہوا کہ جس روز حضرت اقدس مسیح موعود نے دعا کی تھی اسی روز لڑکا صحت یاب ہو گیا تھا۔

رجسٹر روایات نمبر3 صفحہ 50)

والد کی بیعت

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کی کہ میرا والد سلسلہ کا سخت مخالف ہے حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ اس کا کیا نام ہے میں نے اس کا نام جمال الدین بتایا اور پھر میرا نام دریافت کیا تو اللہ دتہ بتایا حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور پھر رخصت ہوتے وقت بھی حضرت صاحب نے یہی کلمات فرمائے اور اندر چلے گئے اور والد صاحب نے بعد ازاں سخت مخالفت کی سولہ سال برابر مخالفت پر اڑے رہے مگر میں دعا متواتر کرتا رہا۔

ایک دفعہ جلسہ پر جانے کے لئے میں نے انکو تحریک کی کہ آپ کم از کم قادیان جلسہ دیکھ آؤ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ جلسہ پر آنے سے پہلے والد صاحب نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک حق اور جھوٹ نہ دیکھوں مجھے موت نہیں آئے گی تمہارے کہنے پر نہیں جاؤں گا چنانچہ والد صاحب اپنی مرضی سے جلسہ پر آگئے اور جلسے کے دوران میں بیعت کر لی اور بعد ازاں ایک سال تک زندہ رہے اور مارچ 1924ء بروز جمعہ فوت ہو گئے۔

رجسٹر روایات نمبر3 صفحہ 61)

فتح کی خبر

حضرت عظیم صاحب فرماتے ہیں۔

بیعت کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود سے دست بستہ عرض کی کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ وہاں بڑے بڑے عالم ہیں مقابلہ کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کوئی مولوی آپ کا مقابلہ نہیں کرے گا سو آج تک کوئی مولوی مقابلہ نہیں کر سکا۔

پھر میں نے عرض کی کہ نیا رشتہ کر کے آیا ہوں حضور نرینہ اولاد کے لئے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمائے گا۔ سو اب دو بیٹے مخلص احمدی موجود ہیں۔

(رجسٹر روایات نمبر2 صفحہ 97)

تندرستی ہو گئی

حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب فرماتے ہیں۔

خاکسار نے 1905ء یا 1906ء میں بمقام سیالکوٹ کبوتروں والی بیت میں حضرت مسیح موعود کی تحریری بیعت کی۔ چند دن کے بعد جب واپس اپنے چک میں آیا تو طاعون کی مرض شروع ہو گئی اور سب سے پہلے میری بیوی اور بچہ محمد یار طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ میری بیوی کو ایک پھنسی بخار کے ساتھ نکلی اور محمد یار کو دو پھنسیاں اور بخار ہوا۔ چک کے لوگوں نے میری مخالفت کی اور بیت الذکر سے نکال دیا اور کہا تو نے مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور سب سے پہلے تیری بیوی بچے کو ہی طاعون ہوئی میں نے گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ ان کو ہوادار جگہ میں رکھیں اور استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپکی بیوی اور بچہ دونوں کو انشاء اللہ تندرست کر دے گا۔ خدا کے فضل سے میری بیوی اور بچہ دونوں اب تک زندہ ہیں اور اعتراض کرنے والوں پر اس قدر تباہی آئی کہ چک میں 70 آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے۔

رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 22)

اچھی زمین

اس کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ میرا رقبہ ناقص تھا اور پانی نہیں چڑھتا تھا میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ دعا کریں کہ مجھے اچھا رقبہ ملے آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھا رقبہ دے گا۔ آپ کی دعا سے مجھے جو رقبہ دو سال کے بعد ملا وہ تمام شاخ میں اول درجہ کا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 25)

درد غائب ہو گئی

حضرت محمد صدیق صاحب آف گھوگیات فرماتے ہیں۔

میرے بہنوئی ملک بنی در صاحب آف گھوگیاٹ نے ایک بار بتایا کہ دانت درد کا شدید دورہ اکثر انکو ہو جایا کرتا تھا اور واپسی کے وقت بھی سخت درد تھی حضرت مسیح موعود سے دعا کیلئے عرض کی گئی آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ ملک صاحب کہتے ہیں تھوڑی ہی دیر بعد راستہ میں درد رک گئی اور ایسی غائب ہوئی کہ وہ دن گئے آج سالہا سال گزرے پھر دورہ نہیں ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 22)

مقدمہ خارج ہو گیا

حضرت میاں غلام محمد صاحب فرماتے ہیں۔

میرے بہنوئی نے مجھ پر چھ سو روپے ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ سمن وصول کرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات بیان کر کے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں تو آپ نے فرمایا کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ جائیں ہم دعا کریں گے اور تمہارا مقدمہ ڈس مس (خارج) ہو جائے گا۔ سو میں بٹالہ گیا اور جواب دعویٰ لکھوایا اور وکیل بھی کیا جب جج نے جواب دعویٰ پڑھا اور وکیل ابھی حاضر ہوا تھا تو جج نے مقدمہ خارج کر دیا اور حضرت مسیح موعود کا فرمودہ پورا ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 84)

بیت الذکر کی واپسی

حضرت سلطان علی صاحب فرماتے ہیں۔

ہم نے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر عرض کی کہ حضور ہمیں بیت الذکر میں نماز ادا کرنے نہیں دی جا رہی آپ نے فرمایا کہ اپنا ایک چبوترہ بنالو اور صبر کرو اللہ تعالیٰ کسی روز وہی بیت الذکر تمہیں دلا دے گا چنانچہ آپ کا ارشاد اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ ہم نے حضرت صاحب کے فرمانے کے بعد ایک چھوٹی سی بیت الذکر بنالی چند سال وہاں نمازیں ادا کرتے رہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی کثرت ہو گئی اور وہی پہلی بیت الذکر جس سے احمدیوں کو نکالا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے واپس ہمیں دے دی اور حضرت اقدس کا فرمانا کہ اللہ تعالیٰ کسی روز تک وہی بیت الذکر تمہیں دلا دے گا پورا ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 154)

ملازمت میں تبدیلی

حضرت محمد علی صاحب ولد حسین بخش صاحب فرماتے ہیں۔

جن دنوں میں نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی ان دنوں میں تھیٹریکل کمپنی میں ملازم تھا بیعت کے چند روز بعد میں نے آپ سے عرض کی کہ مجھے اس ملازمت سے کراہت سی پیدا ہو گئی ہے اس لئے میرا ارادہ ملازمت چھوڑنے کا ہے فرمایا ہرگز نہ چھوڑنا روزگار منجانب اللہ ہوتا ہے آپ کے لئے دعا کی جائے گی حضور کی دعا کا یہ حال تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد مجھے پرنٹنگ پریس میں بدل دیا گیا کیونکہ خاکسار اس کام سے واقف تھا اور تھیٹر بھی سرکاری تھا اور پریس بھی سرکاری یہ واقعہ ریاست جموں کا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 157)

فوری بارش

شیخ محمد حسین صاحب لاہور فرماتے ہیں۔

ایک مجلس میں حاضرین میں کسی نے کہا کہ آپ دعا کریں بارش ہو کیونکہ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ آپ نے نہ دعا کی نہ کوئی جواب دیا اور باتیں ہوتی رہیں پھر اسی نے یا کسی اور نے بارش کیلئے دعا کو کہا مگر پھر بھی آپ نے کوئی توجہ نہ کی کچھ دیر کے بعد پھر تیسری دفعہ کسی نے دعا کے لئے کہا تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اس وقت چاند کی روشنی ہو رہی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا بادل کا نام و نشان نہ تھا جونہی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی اور بارش کی بوندیں پڑنی شروع ہو گئیں اور آپ نے دعا ختم کی تو بارش بند ہو گئی بارش صرف چند منٹ ہی ہوئی اور آسمان صاف ہو گیا یہ واقعہ میری موجودگی میں ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 162)

صحت کی بشارت

حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آج میں راولپنڈی واپس جاتا ہوں کیونکہ رخصت ختم ہو گئی ہے دعا کریں صحت خراب ہے حضور نے دعا کی اور فرمایا کہ آپ نمازوں میں نہایت عاجزی اور انکساری دل سوزی سے دعا کیا کریں اور خط وغیرہ قادیان تحریر کرتے رہا کریں اور جلدی جلدی آیا کریں بد پرہیزی کو چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ کے حضور پختہ وعدہ کریں خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے انشاء اللہ ضرور صحت بخشے گا۔ جب راولپنڈی واپس گیا تو رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب ایک رؤیا غیر زبان میں اس عاجز کو ہوئی جس کو میں نہ سمجھ سکا حیران ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گر گیا اور التجاء کی کہ اے خدا تیری یہ ذات ہر زبان پر قدرت رکھتی ہے مجھے اس رؤیا کا مفہوم سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت نازل فرماتے ہوئے رات کے اڑھائی بجے کے قریب میری زبان پر جاری کر دیا کہ Healthy-Healthy-Healthy- اس کئی بار کی آواز نے مجھے بیدار کر دیا کہ صحت ہو گئی ہے پس میں تقریباً بیس برس تک کبھی سردرد سے بھی بیمار نہ ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 166)

قرض کی ادائیگی

حضرت عزیز دین صاحب فرماتے ہیں کہ۔

کہ ایک وقت میں قادیان میں تھا کہ سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے وہاں آئے ہوئے تھے جن کا اسباب کا لدا ہوا جہاز گم ہو گیا تھا اور وہ ابتلاء میں تھے حضرت صاحب سے مشورہ لیتے تھے کہ جہاز گم ہو گیا ہے اور روپے کی زیر باری ہو گئی ہے۔ قرض خواہ قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں تو پھر کیا دیوالیہ نکال دیا جائے یا اور جو تجویز آپ فرماویں عمل میں لائی جائے اور دعا بھی کریں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے یعنی ظاہری جائیداد اور باریک در باریک چیزیں بھی قیمتی جو تمہارے پاس ظاہر اور نہاں ہیں قرض خواہوں کے آگے پیش کر دیں اور ہم انشاء اللہ دعا بھی کریں گے۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے ایسا ہی کیا یعنی وہ چیزیں نہاں در نہاں پردہ میں انکے پاس تھیں انہوں نے سب قرض خواہوں کو بلا کر پیش کر دیں جب قرض خواہوں نے ظاہر جائیداد کے علاوہ اور قیمتی چیزیں بھی دیکھیں جو انکے خواب خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں کہ ان کے پاس ہوں گی تو تمام قرض خواہ سیٹھ صاحب کی ایمانداری پر قربان ہو گئے۔ اور انہوں نے انکی تمام جائیداد زیورات اور قیمتی چیزیں سب کی سب سیٹھ صاحب کو واپس کر دیں اور کہا کہ ہمارا دل مطمئن ہو گیا ہے تم اس روپے سے یا اور ضرورت ہو تو ہم سے لے کر اپنا کاروبار جاری رکھو اور جب تمہارے پاس روپیہ ہو جائے تو ہمارا قرض ادا کر دیں خدا کی قدرت کہ تین سال بعد گم شدہ جہاز کہیں پکڑا گیا۔ اور آخر وہی جہاز مع تمام اسباب کے انکو دستیاب ہو گیا۔ یعنی تقریباً تین لاکھ کا مال انکو مل گیا جس سے سیٹھ صاحب نے تمام قرض بھی اتار دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بھی آسودہ کر دیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کی تجویز پر عمل کرنے اور دعا سے سیٹھ صاحب کی بگڑی بن گئی۔

(رجسٹر روایات نمبر1 صفحہ 192)

اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر لینا عدل کے خلاف ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کر سکتا۔ اگر اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسن سلوک اس سے کرے۔

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے یہ بھی اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیراللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو کیونکہ شرک کرنا گویا خدا تعالیٰ کا حق چھین کر دوسرے کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اس کے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر لینا بھی عدل کے خلاف ہے۔ مثلاً شریعت کا بنانا اور الہام الٰہی کا بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اب اگر کوئی شخص خود ہی شریعت بنانے کا مدعی بن بیٹھے یا الہام نازل کرنے کا۔ جیسا کہ بہاءاللہ وغیرہ نے کیا تو وہ عدل کو توڑتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل کرے تو شرک، کفر اور نافرمانی سب مٹ جائیں۔

عدل سے بڑھ کر دوسرا درجہ احسان بتایا ہے احسان کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہے اور عفو۔ درگذر، غرباء کی مدد، صدقہ و خیرات اور قومی خدمات وغیرہ نیکیاں سب اس کے اندر شامل ہیں۔

علوم کی ترقی و تدوین کے لئے کوشش کرنا بھی اس کے اندر آ جاتا ہے کیونکہ ان کے نتیجہ میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔

تیسرا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا بتایا ہے جس کے معنے "رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے۔" اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے۔

اس سلوک سے احسان کا سلوک مراد نہیں کیونکہ احسان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس سلوک سے وہ سلوک مراد ہے جو محبت طبعی کی وجہ سے مبادلہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ احسان کرتے وقت تو انسان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گنہگار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آ جاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہو گا۔ لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کے لئے قربانی کرتی ہے اس میں ذرہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے۔ ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا۔ بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبہ کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی، اس کی خدمت کرتی، اسے کپڑے پہناتی، اسے بیاہتی، اس کے بچوں کو کھلاتی۔ غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنیٰ سے ادنیٰ احساس بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کے لئے سب سے بڑی نیکی ہے اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جبکہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ مقام نیکی کا بھی حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور ان کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہو جائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچہ کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واحد لاشریک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات اور افعال کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے۔ مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔ ہاں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں پہنچا۔ اور بالکل بے خبر ہیں۔ ان سے ان کے علم اور عقل اور فہم کے موافق مواخذہ ہو گا۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ ان مدارج اور مراتب کو پالیں جو رسول کریم کی پیروی سے لوگوں کو ملیں گے۔ کیونکہ جن منازل تک بباعث پیروی نور رسالت پیروی کرنے والے پہنچ سکتے ہیں محض اندھے نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 176)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل عبد العلی ملک- حسنِ کردار و شجاعت

آغا بابر (نیویارک) "پاکستان لنک" میں اپنے کالم سریلی باتیں میں لکھتے ہیں۔

میری رجمنٹ سولہ پنجاب تھی۔ ہر رجمنٹ کی اپنی شاندار تاریخ ہوتی ہے۔ رجمنٹ کا اپنا جھنڈا ہوتا ہے جو رجمنٹ کے آگے نشان بردار اٹھا کر چلتا ہے پریڈ کے وقت جب رجمنٹ کا جھنڈا ڈائس کے سامنے سے گذرتا ہے تو ڈائس پر کھڑا کمانڈر انچیف وزیر اعظم اور صدر مملکت اس کو سلام کرتے ہیں۔ رجمنٹ کے جھنڈے کی عزت مرتبت اور تقدس کو ہمیشہ سربلند رکھا جاتا ہے۔

جنرل ملک سے میری پہلی ملاقات سیالکوٹ چھاؤنی میں ہوئی جہاں سولہ پنجاب رجمنٹ کا سنٹر تھا۔ ہر رجمنٹ کا اپنا اپنا سنٹر ہوا ہے جہاں اس رجمنٹ کے سپاہی سے لے کر افسر تک کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔ سنٹر کا کمانڈر افسر انگریز تھا' "Col Packwood" اس کا نام تھا۔ اس وقت جنرل ملک میجر کی حیثیت میں کرنل کے Second in Command تھے۔ بڑے دھیمے مزاج کے آہستہ بات کرتے۔ آنکھوں میں سمندر کی گہرائی۔ پیشانی پر اقبال مندی چہرہ نرم نرم جس پر فوج کی کرختگی نام کو دکھائی نہ دیتی۔

میرے علمی و ادبی مزاج کا معلوم ہوا تو میری طرف کچھ جھونک کچھ رجوع تو ہوا مگر انگریز نانہ جیسے جی تو چاہے مگر ایسی کم آمیزی جو راستہ کاٹے' کاٹتی چلی جائے۔

Mess میں سولہ پنجاب رجمنٹ کی جیتی ہوئی ٹرافیاں انعامات نشانات سجے تھے۔ چاندی کی شیلڈیں چمک رہی تھیں۔ کمرے کے بیچ میں عش عش کرتی کھانے کی بڑی میز تھی۔ جس کے گرد ہم کھانا کھا رہے تھے۔ بریگیڈیئر لطیف سیالکوٹ چھاؤنی کے سب ایریا کمانڈر بھی موجود تھے جو بعد میں جرنیل ہوئے پھر ریٹائرڈ ہو کر برما شیل میں چلے گئے۔ بریگیڈیئر لطیف کے پاس کرنل وڈ بیٹھے تھے۔ مہمان جرنیل نے کہا' یہ میز بڑی شاندار ہے کسی بہت ہی اعلیٰ لکڑی کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کونسی لکڑی کی ہوگی۔ کیا ٹیک وڈ ہے یا شیشم کی لکڑی ہے؟ میجر علی ملک کی حاضر جوابی اور ظرافت کی حس ملاحظہ ہو از بس مؤدبانہ بولے۔ "یہ نہ تو ٹیک وڈ اور نہ ہی شیشم وڈ ہے' بلکہ Packwood ہے۔ اس جواب پر سب ہنس دیئے۔

اب بہت عرصے بعد عبدالعلی ملک سے پنڈی کلب میں ملاقات ہوئی جب وہ لفٹیننٹ کرنل ہو چکے تھے۔ اس ملاقات میں معلوم ہوا وہ گورڈن کالج راولپنڈی کے گریجوایٹ تھے۔ ساتھ یہ بھی انکشاف ہوا کہ شعر کا ذوق بھی ہے۔ ان کو کئی شعر ازبر تھے۔ 1965ء میں جب بھارت سے جنگ ہوئی وہ بریگیڈیئر تھے۔ چونڈے کے شہر کے قریب بہت سخت دفاعی انتظام کرنے کا خیال ان کا خیال تھا۔ ہرچند کہ جنگ کی کمان کرنے والے جرنیل ان کے اس خیال سے متفق نہ تھے۔ مگر آخر کر مان گئے اور بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے وہاں چودہ بلوچ رجمنٹ اور تین فرنٹیئر فورس اور دو پنجاب رجمنٹ کی پیادہ فوج کے ساتھ پچیس کیولری کے ٹینکوں کے ساتھ دفاع کی سیسہ پلائی دیوار کھڑی کردی جو تاریخ کا حصہ بن گئی۔ دشمن کا مقصد چونڈے کے راستے سے آگے بڑھ کر گوجرانوالہ کی شاہراہ پر قابو پانا اور دوسری طرف بڑھ کر سیالکوٹ پر قبضہ کرنا تھا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد ٹینکوں کا یہ سب سے بڑا حملہ تھا جو چونڈے کی سرحد پر کیا گیا تھا۔ ٹینکوں کے پیچھے دشمن کا توپ خانہ اور کثیر پیادہ یعنی انفینٹری فوج تھی جو ہماری ایک بریگیڈ کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ تھی۔ مگر ان کے مقابلے میں ہماری فوج کی مشہور و معروف نمبر (24) بریگیڈ ڈٹی ہوئی تھی۔ (بریگیڈ کے نام نہیں ہوتے نمبر ہوتے ہیں جو صرف فوج والوں کو معلوم ہوتے ہیں)' جس کی کمانڈ عبدالعلی ملک نے ایسی کی کہ پاکستانی فوج کی ملٹری ہسٹری میں فتح و کامرانی کا ذکر درخشندہ و فروزاں حروف میں ہمیشہ کے لئے کندہ ہو گیا۔ جنگ کے بعد کہا جانے لگا کہ Three As (تھری اے) نے جنگ کو جیتا ہے۔

ایک اے۔ اللہ
دوسرا اے۔ ایر فورس
تیسرا اے۔ آرٹلری (توپخانہ)

فیلڈ مارشل ایوب خان نے سیالکوٹ سیکٹر میں جب فوج سے خطاب کیا تو کہا۔ ایک چوتھا "اے" بھی ہے۔ چوتھا اے ہے' علی۔ مراد عبدالعلی ہے۔ جنہوں نے چونڈے کے محاذ پر دشمن کے دانت ایسے کھٹے کیے کہ دشمن کے پاس سوائے پسپائی کے کوئی چارہ نہ رہا۔ میری کتاب "کہانی بولتی ہے" میں افسانہ "پانڈے" میں بنیادی موضوع چونڈے کا محاذ ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ "جڑوں سے اکھڑے ہوئے درختوں کے قریب گھمسان کا رن پڑا تھا اور پھر ایسی بھگدڑ مچی تھی کہ دشمن کی کثیر فوج گولہ بارود کی بند پیٹیاں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ اس کے کئی ٹینک اچھی حالت میں تھے کئی تباہ ہو کر راکھ کا گولہ بن گئے تھے۔ سپاہیوں کی ٹولی دشمن کے ٹینک کو گاؤں کے قریب کھینچ کر لا رہی تھی۔ دشمن کے دیو پیکر ٹینک نے گاؤں کی بہت کچی دیواریں ڈھا کر اپنی پناہ گاہ ڈھونڈی تھی۔ سارے گاؤں میں ہو کا عالم تھا۔ مکانوں کے دروازے کھلے تھے جس میں ہوا سائیں سائیں کرتی گذر رہی تھی۔ اور کواڑوں کے پٹ بج رہے تھے۔ کھونٹوں سے بندھی بھینسیں بھوک سے لاغر ہو گئی تھیں ان کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ کھیتوں میں کئی لاشیں ایک دوسرے کے قریب پڑی تھیں۔ پھر فوجی جیپ اخباروں کے ملکی اور غیر ملکی نامہ نگاروں کو لے کر دائیں طرف سے محاذ پر چلی گئیں۔ جہاں بھارتی ٹینکوں کا دوسرا قبرستان تھا۔ فیل ٹینک۔ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے سامنے مکئی اور چاول کے کومل پودوں کی حیثیت کیا تھی۔ کھیت کے کھیت مسلے جا چکے تھے اور پھر یہاں پچیس سے سو پونڈ کے گولے برسے تھے۔ درخت زمین سے اکھڑ گئے تھے۔ خاموش اور غیر آباد گاؤں ڈھے کر ڈھیری ہو گئے تھے۔ دیواریں جو کھڑی رہ گئی تھیں' چھلنی ہو گئی تھیں۔ کتے کئی روز سے سہمے سہمے دبکے پڑے رہے پھر انہیں کھانے کو کچھ نہ ملا تو انہوں نے انسانی لاشوں کو بھنبھوڑنا شروع کر دیا۔ درختوں سے گدھ اتر آئے اور خالی خولوں پر بیٹھ بیٹھ کر انسانی گوشت کو نوچنے لگے۔ اس محاذ پر چار ہزار بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے تھے۔ پاکستان کی کم تعداد فوج کی جنگی برتری اور مہارت کے پیش نظر عالمی نامہ نگار اس فتح کو گیلی پولی اور پانی پت کی لڑائیوں سے مناسبت دے رہے تھے۔ کمانڈنگ آفیسر کہہ رہا تھا۔ "حملہ کرو تو دشمن کو کچل ڈالو۔ مورچہ دفاعی ہو تو اس طرح مٹی پکڑو کہ مٹی کے ساتھ مٹی بن جاؤ یہی ہماری بریگیڈ کی روایت ہے۔" اخبار والوں نے بڑی کوشش کی کہ وہ کسی افسر یا سپاہی کی ذاتی دلیری اور شجاعت کا کارنامہ معلوم کر سکیں' مگر جواب یہی ملتا رہا کہ اس جنگی کارنامے کا سہرا ساری بریگیڈ کے سر پر ہے۔

رات کے پچھلے پہر نرم نرم ہوا چلنے لگی تھی مگر سارے جنگل میں ایک پرندے کی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ بارود کی آگ اور گولوں کے دھماکوں سے خوفزدہ ہو کر سب پرندے جنگل سے نکل گئے تھے۔ جنگل کی وہ خوشبو نام کو نہ تھی جو رات کو نتھنوں میں گھسا کرتی ہے اور آدمی لمبے لمبے سانس لیا کرتا ہے بلکہ اس کی جگہ ہوا میں عجب طرح کی سڑاند پھیل رہی تھی۔

جنگل کی خوشبو اور پرندوں کے چہکنے کی آوازیں نہ ہوں تو جنگل کی خاموشی سے ہول آنے لگتا ہے۔ سارا جنگل سوگوار نظر آتا ہے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جنگل کی وسعتوں میں کوئی کھو گیا ہے' جیسے کھیت سرکنڈے شاخیں درخت کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں۔

کون تھا جو کل تھا اور آج نہیں۔

کون ہے جوان وسعتوں میں کھو گیا ہے؟

رزم بزم ساتھ ساتھ۔ یہ بات رزم کی تھی تھوڑی سی بات بزم کی ہو۔ اپنی تزک میں بابر بادشاہ کئی باتیں بزم کی کہتا ہے کئی باتیں رزم کی سناتا ہے بزم کی بات کرتا ہوا رزم کی طرف اور رزم کی بات کرتا ہوا بزم کی طرف جاتا ہے۔ اس کو حسن کلام کہا جاتا ہے میں جب فوج سے ریٹائر ہوا بریگیڈیئر عبدالعلی ملک میجر جنرل ہو چکے تھے۔ پھر ترقی کر کے لفٹیننٹ جنرل ہوئے۔ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ یہاں وہاں پاکستانی تقریبات پر سفارت خانوں کی دعوتوں ضیافتوں پر۔ میں ان دنوں پاکستان میں تھا۔ 1992ء کی بات ہے۔ صبح صبح اخبار کھولا پہلے صفحے پر جنرل عبدالعلی ملک کی موت کی خبر تھی۔ خبر کے ساتھ جوان رعنا کی مسکراتی مسکراتی خوبصورت تصویر۔ سینے پر بہادریاں

اک تیر تو نے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

دونوں بھائی 1965ء کی جنگ کے ہیرو تھے بڑا بھائی لفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک چھمب جوڑیاں کشمیر کا ہیرو۔ چھوٹا بھائی لفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک چونڈے کی ٹینکوں کی لڑائی کا ہیرو۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی!

یہ دو مایہ ناز جرنیل ہمارے دو جگمگاتے ستارے تھے جو تاریکیوں میں ڈوب گئے۔ جو کل تھے آج نہیں ہیں۔ کل کی اور آج کی بات لکھنے والا مورخ کہاں بیٹھا ہے؟

کون ہے؟

کس کا بیٹا ہے؟

کسی کو معلوم نہیں کس گمنام گوشے میں بیٹھا لکھ رہا ہے ان کے متعلق جو کل تھے اور آج نہیں ہیں۔ کہتے ہیں موت کے ریگستان میں ہرے بھرے لفظ کملا جاتے ہیں' مگر تاریخ کے حرف و سخن پر خزاں نہیں آتی۔

رات جو تم نے دیپ جلائے میرے تھے
کیف بہاراں
مہر نگاراں
جوش جنوں
موسم گل کے سب سرمائے میرے تھے۔ میرے تھے۔

(پاکستان لنک۔ 19- جون 1998ء)

روزنامہ ڈان میں شائع شدہ ایک خط

استحصال۔
ایک دوسرے نام سے

ربوہ کے شہری ایک بے مثال استحصال کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ ربوہ کے اردگرد کے قصبات مثلاً لالیاں اور چنیوٹ میں پانی کا محصول 12 اور 20 روپے فی ماہ کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے ربوہ کے شہری بھی اس سے پہلے بیس روپے فی ماہ کے حساب سے یہ محصول ادا کرتے تھے۔ لیکن اب ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہم بیس کی بجائے سو روپیہ فی ماہ کے حساب سے یہ محصول ادا کریں۔

یہ معاملہ ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کے نوٹس میں لایا گیا۔ لیکن صاحب موصوف نے کہا کہ چونکہ ربوہ کے شہری بہت امیر لوگ ہیں اس لئے سو روپیہ ماہانہ کا بوجھ ان کے لئے کوئی زیادہ نہیں ہے۔ یہ کیسی عجیب منطق ہے اور زیادہ سے زیادہ رقم بٹورنے کا کیسا عجیب طریقہ۔

اس حقیقت کے باوجود کہ ربوہ کے شہری میونسپل کمیٹی کے تمام محصول اور ٹیکس باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں' احمدیوں کی نمائندگی کے لئے میونسپل کمیٹی ربوہ میں ایک بھی احمدی نمائندہ نہیں ہے۔ اور اس کے باوجود احمدیوں سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ جمہوریت اور پاکستان میں انسانی حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں مدح سرائی کرتے رہیں۔ اس طرح سے ہم کس کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں رہائش رکھنے والے غیر ملکیوں کو یا دنیا بھر کے لوگوں کو۔

(محمد اسحاق صوفی ربوہ کا خط جو کہ ڈان 25- اگست 1998ء کو شائع ہوا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ عالم

واشنگٹن پوسٹ امریکہ سے ماخوذ

انگریز جاسوسوں کی ہٹلر کو قتل کرنے کی کوششیں

1944ء میں انگریز جاسوسوں نے ہٹلر کو قتل کرنے کی کوششوں کا آغاز کیا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے فاونٹین پن سے لے کر ہٹلر کی چائے کو زہریلی بنانے کے متعلق سوچا گیا۔ لیکن آخر کار یہ مہم اس بنا پر ترک کر دی گئی کہ اتحادیوں کے لئے ایک فاش غلطیاں کرنے والا جرمن لیڈر مردہ کی بجائے زندہ زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

یہ حقیقی زندگی کا جاسوسی ڈرامہ جس میں مشہور و معروف بڑے بڑے نازی جنرلوں کی جنسیات کے ساتھ گہری دلچسپیوں کا بھی ذکر ہے ان مسودات سے معلوم ہوا ہے جو انگلستان کے پبلک ریکارڈ آفس نے اب عام لوگوں کے ملاحظہ کے لئے کھول دیئے ہیں۔

یہ پرانے مسودات آپریشن فاکس لے (Operation Foxley) کی کہانی کے راوی ہیں۔ یہ اپریشن فاکس لے جیمز بانڈ کی کسی فلمی کہانی سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس فلمی طرز کی کہانی میں ایک جاسوسی کے محکمہ کا سربراہ اپنے ایک ایجنٹ ایکس (Agent X) کو ہٹلر کی خوراک 'اس کے ماحول' اور اس کا برچ ٹیگاڈن (Berchtegaden) میں روزانہ کا معمول مہیا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ برچ ٹیگاڈن ہٹلر کی بویریا کی پہاڑیوں میں الگ تھلک چند روزہ آرام کرنے کی جگہ تھی۔

ان کاغذات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وزیر اعظم ونسٹن چرچل اور اس کے سیکرٹری خارجہ انتھونی ایڈن کو ان سکیموں کے متعلق باقاعدہ باخبر رکھا جاتا تھا۔ اور یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ انگلستان کے اس وقت کے جائنٹ ملٹری چیفس نے اس سلسلے میں اپنی رضامندی ظاہر کر دی تھی۔ لیکن اس معاملے میں امریکن شرکت کا کہیں ذکر نہیں آتا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد امریکہ کو اس بارے میں اس وقت بتایا جانا تھا جب یہ سکیم کامیاب ہونے کے قریب ہوتی۔

ہوا اس طرح کہ جون 1944ء میں ڈی۔ ڈے کی اتحادی فوجوں کی لینڈنگ کے معاًبعد ہٹلر کی جوابانہ جنگی چالوں میں غلطیاں لندن میں ہٹلر کے قتل کی سکیم کو ختم کرنے کا موجب بنیں۔ حتیٰ کہ اپریل 1945ء میں اس سکیم کو خیرباد کہہ دیا گیا۔ تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ اس کے چند ہفتوں بعد جب روسی فوجیں ہٹلر کے بنکر یعنی پناہ گاہ کی طرف بڑھنے لگیں تو ہٹلر نے پستول کے ذریعہ خودکشی کرلی۔

اپریشن فاکس لے کے علاوہ یہ کاغذات دوسری مہموں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو انگلستان کے ایس۔او۔ای

(Special Operations Executive)

نے نازیوں کی تدبیروں کو ناکام بنانے کے لئے بنائیں۔ ایک وقت ایسا بھی ہوا کہ انگریزوں نے جرمن پوسٹ آفس کے جعلی ٹکٹ جن پر ہزک ہلر' جو کہ نازی ایس۔ایس چیف تھا' کی تصویر تھی' بنوائے اور پھر ان کو سویڈن میں تقسیم کیا گیا' مقصد یہ تھا کہ یہ افواہ پھیلائی جائے کہ ہلر ہٹلر کو ہٹا کر خود اقتدار حاصل کرنا چاہتا ہے۔

جرمنی میں ایس۔او۔ای کے کارندوں نے جرمن لیڈروں کی عیاشانہ محفلوں کے ڈوزیرز (Dossiers) بنوائے۔ ظاہر ہے کہ وہ ان باتوں کو پھیلانا چاہتے تھے اور نازیوں کو ان کے ذریعے ہراساں کرنا چاہتے تھے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہٹلر کے قتل کا منصوبہ انگریزوں نے جون 1944ء میں شروع کیا جب ایک ایجنٹ نے لندن آفس سے یہ اجازت مانگی کہ ہٹلر کے جنوبی فرانس کے دورے کے دوران اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس سب سے پہلی سکیم کا کوئی نتیجہ نہ نکلا لیکن ایس۔او۔ای نے فیصلہ کیا کہ وہ اس خیال کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھے گا اور اس پر عمل جاری رکھے گا۔

ان سکیموں میں سے ایک یہ تھی کہ جب ہٹلر صبح کے وقت سیر کر رہا ہو تو اس کو گولی ماردی جائے۔ جاسوسوں نے بتایا کہ ہٹلر ہمیشہ اکیلا "موس لینز کوف" (Mosslaner Kopf) کی طرف سیر کرتا ہے اور سیر کے وقت اس کا طور طریقہ کافی ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے۔ اس راستے کے دونوں سروں پر صرف ایک ایک ایس۔ایس گارڈ ہوتا ہے اور ایک ایس۔ایس پٹرول جو کہ صرف ایک آدمی پر مشتمل ہوتا ہے اس سے فاصلے پر ہٹ کر چلتا ہے کیونکہ ہٹلر یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کی نگرانی کر رہا ہو۔

ایک اور خیال یہ تھا کہ ہٹلر کی کار یا اس کی ذاتی ٹرین کو کسی بزوکا قسم کے ہتھیار یا بم سے اڑا دیا جائے۔ مسئلہ بیچ میں صرف یہ آن پڑا کہ گولی مار کر قتل کرنے کی سکیم کی طرح اس سکیم میں بھی جو شخص یہ کام کر رہا ہو گا اس کی موت یقینی ہو گی۔

اور اسی طرح ایک ماہر انگریز سائنس دان نے یہ تھیوری پیش کی کہ ہٹلر کو انتھریکس Anthrax کے جراثیم لگا دیئے جائیں۔ انتھریکس ایسے جراثیم ہوتے ہیں جن کی تھوڑی سے تھوڑی مقدار بھی انسان کو ختم کر سکتی ہے۔ انتھریکس سے ہٹلر کو ملوث کرنے کا ایک طریقہ یہ بتایا گیا کہ ایک فاؤنٹین پن کے ذریعے ان جراثیم کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔

ایک اور طریقہ یہ بتایا گیا کہ ہٹلر کو جو پانی پینے کے لئے مہیا کیا جاتا ہے اس میں روزانہ بہت ہی معمولی مقدار میں انتھریکس کی خوراک ملا دی جائے تاکہ وہ تشویشناک حد تک بیمار ہو جائے۔

ایک اور طریقہ یہ بتایا گیا کہ ہٹلر کی ریل کار پر کام کرنے والی ایک فرانسیسی عورت کے ذریعے انتھریکس اس کی چائے کی پتی میں ملا دیئے جائیں۔ ایس۔او۔ای جاسوسوں نے یہ اطلاع دی تھی کہ ہٹلر ہمیشہ پہلے اپنے کپ میں تھوڑا سا دودھ ڈالتا ہے اور بعد میں قہوہ ڈالا جاتا ہے۔ اور اس طرح زہر کی وجہ سے جو چائے کے رنگ میں تھوڑی بہت رنگ کی تبدیلی ہو گی وہ محسوس نہ ہو گی۔

لیکن اس منصوبہ سازی کے دوران بہت سی آوازیں اس کے خلاف بھی اٹھائی جاتی رہیں ان آوازوں میں ایک آواز ایجنٹ ایکس کی تھی جس کا نام جنگ کے بعد افشاء کیا گیا۔ وہ ایک انگریزی فوج کا افسر تھا جو کہ ایس۔او۔ای کا جرمن سیکشن چلانے کا ذمہ دار تھا۔ اس ایجنٹ ایکس نے یہ دلیل پیش کی کہ ہٹلر فوجی منصوبہ سازی میں اس قدر ناکارہ ہے کہ وہ دراصل اتحادیوں کے لئے نقصان دہ ہونے کی بجائے ایک فائدہ مند شخص ہے۔ ایجنٹ ایکس نے لکھا کہ بطور فوجی منصوبہ ساز ہٹلر اتحادیوں کے لئے ان کی فوجی کوششوں میں مددگار ثابت ہوا ہے

آخر کار اس نظریہ کی فتح ہوئی اور اپریل 1945ء میں اپریشن فاکس لے کو ختم کر دیا گیا۔ لیکن پبلک کو اس قاتلانہ منصوبہ بندی کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا گیا حتیٰ کہ ان کاغذات کے ذریعے اس کا انکشاف ہوا۔

(واشنگٹن پوسٹ 24 جولائی 1998ء)

ترجمہ ظہور احمد شاہ

تبصرہ از چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو۔ انچارج مجلس سیاحت و کوہ پیمائی

جو دل پہ گزرتی ہے

"جو دل پہ گزرتی ہے" ایک مجلد دیدہ زیب چار سو بہتر صفحات پر مشتمل کتاب ہے جو اس وقت پیش نظر ہے۔ کتاب کیا ہے ایک حسین و جمیل گلدستہ ہے۔ جو برادر عزیز پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب نے منتخب اور سدا بہار ادبی پھولوں سے سجایا ہے۔ پروفیسر صاحب کو انگریزی زبان و ادب اور اس کے اسرار و رموز پر جو عبور حاصل ہے وہ تو کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ آپ انگریزی ادب کے ایم اے اور انگریزی صوتیات اور جرنلزم کے انگلستان کے تربیت یافتہ ہیں۔ معروف مصنف ہیں۔ اور ایسے استاد ہیں جو اپنے شاگردوں میں زبان کا شوق اور چٹخارہ پیدا کرنے کے ماہر ہیں۔ لیکن ان کا یہ جوہر اب آن کر کھلا کہ وہ اردو زبان کے ماہر بھی ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اردو ہماری زبان ہے۔ اس کی علمی اور ادبی جتنی بھی خدمت کی جائے کم ہے اس کتاب کو حسن ذوق سے ترتیب دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے عبادت' ذکر الٰہی' بیت اللہ سے مدینۃ حبیب اللہ تک کے مضامین ہیں۔ پھر تعلیم و ثقافت پر نہایت فکر انگیز اور بصیرت افروز بحث ہے۔ مقامات اور شخصیات کا حصہ منفرد اور جاندار ہی نہیں اہم بھی ہے۔ اسی طرح متفرقات کا حصہ بجائے خود ایک الگ اہمیت رکھتا ہے۔ اور دعوت فکر و نظر دے رہا ہے۔ آخر میں ادب عالیہ کے چھ لافانی ادب پاروں کا نہایت رواں اور شستہ زبان میں تلخیص و ترجمہ دیا ہے۔ جو اردو زبان کے قاری کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ کا حکم رکھتا ہے۔ برادر عزیز پروفیسر راجا نصراللہ خاں جو تعلیم الاسلام کالج کے سابق طالب علم ہیں۔ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے اتنا اعلیٰ مرقع ادب ترتیب دیا ہے۔ ملنے کا پتہ افضل برادرز ربوہ۔

خصوصی قیمت بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ 125 روپے۔

☆......☆......☆......☆

سیاچن دنیا کا بلند ترین محاذ جنگ

سیاچن دنیا کا بلند ترین اور سرد ترین گلیشیر ہے جہاں پر بھارت اور پاکستان کی افواج ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ سیاچن نے دنیا بھر کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالی ہے۔ پہلے پہل کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہ تھا۔ بھارت نے ایک طویل پلاننگ کے تحت اپنی افواج کو اس گلیشیر کی قاتل سردی سے مقابلہ کرنے کی تربیت دی۔ اور پھر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ علاقہ تقسیم ہندوستان کے وقت سے قانونی طور پر پاکستان کا حصہ تھا لیکن سخت سردی اور دور دراز کا بے آباد علاقہ ہونے کی وجہ سے پاکستان نے یہاں افواج نہیں بھیجی تھیں۔ بھارت نے اس کا فائدہ اٹھا کر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے اور جواب میں پاکستان نے بھی اپنی افواج یہاں بھیج دیں۔

ان بلند چوٹیوں پر جہاں کبھی کسی انسان کا گزر بھی نہ ہوا تھا جہاں برف پڑے ہوا چلے تو درجہ حرارت اتنا گر جاتا ہے کہ اس کی پیمائش کے لئے کوئی تھرمامیٹر نہیں۔

سیاچن کی لڑائی میں سب سے بڑا دشمن موسم اور سب سے اہم ہتھیار مٹی کا تیل ہے اسی سے اگلو (پلاسٹک کے خیمے) گرم رکھے جاتے ہیں۔ کھانا پکایا جاتا ہے' برف پگھلا کر پانی بنایا جاتا ہے ہتھیاروں کو گرم رکھا جاتا ہے۔ سورج کی شعاعیں برف سے منعکس ہو کر جس چیز پر پڑیں اسے سیاہ کر جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے سفید لباس بھی سیاہ ہو جاتا ہے بعض کا سیاہی مائل' بعض کا سیاہ اور بعض کا سیاہ ترین' لباس کی سیاہی اور سفیدی اس وقت محاذ پر مدت قیام کا پیمانہ ہے انسانوں کے سرخ و سفید چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ چہروں کی سیاہی سے بچنے کے لئے ہر جوان اور افسر داڑھی رکھتا ہے۔ برف میں چلنے سے بھاری بوٹ اور گرم جرابوں میں پسینہ آجاتا ہے اگر پسینہ صاف نہ کیا جائے تو وہ سردی سے جم کر برف بن جاتا ہے۔ سردی اور برف جمنے سے جسم کے بہت سے حصے متاثر ہوتے ہیں۔ متاثرہ حصہ پہلے درد کرتا ہے پھر سوزش ہوتی ہے اس کے بعد اس کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے اور اگر اسے تندرست جسم سے کاٹ کر الگ نہ کیا جائے تو آہستہ آہستہ باقی جسم کو اپنی زد میں لے لیتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 17۔ اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نیورو سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب 13- ستمبر 1998ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے آؤٹ ڈور سے پرچی بناکر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ گورنمنٹ کالج آف سائنس فیصل آباد

○ گورنمنٹ کالج آف سائنس فیصل آباد نے ایم ایس سی فزکس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12- ستمبر 1998ء مقرر ہے۔

صرف وہ امیدوار درخواست دینے کے اہل ہیں جنہوں نے بی ایس سی کا امتحان 1998ء پاس کیا ہو اور فزکس کے مضمون میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ایم اے (اردو- سیاسیات)

○ گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ نے ایم اے (اردو- سیاسیات) میں داخلہ کے لئے 15- ستمبر 1998ء تک درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار کی عمر 26 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

ٹیسٹ اور انٹرویو کا شیڈول

مضمون- سیاسیات-

تاریخ ٹیسٹ 98-9-21-

تاریخ انٹرویو 98-9-23-

وقت 12 دوپہر-

مضمون- اردو-

تاریخ ٹیسٹ- 98-9-22-

تاریخ انٹرویو- 98-9-24-

وقت 12 بجے دوپہر-

اعلان داخلہ زبان دانی

○ علامہ اقبال کیمپس (اولڈ کیمپس) یونیورسٹی اوری اینٹل کالج لاہور میں درج ذیل زبانیں سیکھنے کے لئے درخواتیں طلب کی گئی ہیں۔ داخلہ مندرجہ ذیل کلاسوں میں ہوگا۔

1- عربی زبان میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ۔

2- ہندی زبان میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ۔

3- ترکی زبان میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ۔

اہلیت:- سرٹیفکیٹ کورس کے لئے کم از کم میٹرک۔

ڈپلومہ کورس کے لئے کم از کم مطلوبہ زبان میں سرٹیفکیٹ کورس داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-14 مقرر ہے۔

اعلان داخلہ ایم اے / ایم ایس سی گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ

○ گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ نے ایم اے اور ایم ایس سی برائے تعلیمی سال 99-1998ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم اے- اردو، انگریزی، اکنامکس۔

ایم ایس سی- نفسیات۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 14- ستمبر 1998ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ ایم ایس سی فزکس. ایم اے عربی (پارٹ ون 1998ء)

گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کے پوسٹ گریجوایٹ ڈیپارٹمنٹ آف فزکس / عربی میں داخلہ کی درخواستیں، مجوزہ فارموں پر 15- ستمبر 1998ء تک کالج دفتر میں وصول کی جائیں گی۔ امیدوار کی عمر 26 سال سے زائد نہ ہو۔ داخلہ کا تحریری امتحان 17- ستمبر کو صبح نو بجے کالج اولڈ کیمپس میں لیا جائے گا۔

(ایم ایس خالد- ایسوسی ایٹ پروفیسر- گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم عبدالسلام انجم صاحب کارکن وکالت تبشیر کے چھوٹے بھائی مکرم محمد انعام صاحب ایم ایس سی- ایم فل کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امتہ الصبور صاحبہ ایم ایس سی دختر مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب آف گوکھووال ضلع فیصل آباد مکرم شیخ محمد نعیم صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر مورخہ 98-6-27 کو بیت مبارک میں کیا ہے۔ احباب سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت شعبہ کمپیوٹر کو مورخہ 98-9-3 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "غالب احمد محمود" نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب کا پوتا اور مکرم میاں لطیف احمد صاحب سابق مینجر نیشنل بینک ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری قدرت اللہ ظفر صاحب دارالصدر شمالی 19/1 ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3- ستمبر 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حسن عبداللہ تجویز ہوا ہے عزیز نومولود مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب آف چک 38 جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت منداور خادم دین بنائے۔

○ مکرم عبدالسلام انجم صاحب کارکن وکالت تبشیر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 98-8-28 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عبدالمقیت انجم عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم آف بقاپور ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کے نیک صالح خادم دین اور جماعت اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب مدیر خالد استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کے سسر مکرم حبیب احمد خان صاحب صدر جماعت سنت نگر لاہور۔ سابق آفیسر نیشنل بینک بیمار ہیں۔ ان کے دماغ میں ٹیومر ڈاکٹروں نے بتایا ہے اور ایک دو روز میں آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم حافظ طالب حسین صاحب تمال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے بازو میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہوگیا ہے۔

○ مکرم عبدالمالک صاحب (عاصم جمالی) مینجر نیشنل بینک ربوہ کے والد مکرم چوہدری محمد عبدالغنی صاحب آف جھنگ شوگر اور سینے میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا محمد اکرم صاحب 11/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کو گزشتہ پندرہ روز سے ٹائیفائیڈ کی شکایت ہے کمزوری بہت ہے۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوفی رمضان علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 8- اگست 98ء رات دس بجے، 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 9- اگست گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم عبدالسلام ظافر صاحب نے دعا کروائی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو انیس سال کی عمر میں 1923ء میں احمدیت کی نعمت سے متمتع فرمایا۔ اس وقت سے تا وفات آپ مرکز سلسلہ میں مقیم رہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ میں خدمات پیش کرنے کی توفیق پائی۔ 1964ء میں ریٹائر ہونے کے بعد 1965ء سے 1985ء تک فضل عمر فاؤنڈیشن میں خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے محلّہ دارالصدر شرقی میں بحیثیت صدر محلّہ کئی سال تک فرائض ادا کرنے کا موقعہ بھی عطا فرمایا۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سعید افضال احمد صاحب بٹ ولد خواجہ محمد دین بٹ صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ خیرپور شہر اور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیروزپور شہر 2- ستمبر 1998ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے انتقال کر گئے۔ آپ آخر دم تک سلسلہ احمدیہ کے سرگرم خادم رہے۔

آپ کا جنازہ 2- ستمبر 1998ء کو بوقت چار بجے خیرپور سے ربوہ لایا گیا۔ دوسرے روز نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت مبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کی تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

کامیابی

○ عزیزہ شازیہ کنول بنت مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے امسال فیصل آباد بورڈ سے مڈل کے امتحان میں اپنے سکول گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول میں 664 نمبر حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ عینک

○ ایک عدد نظر کی عینک چند روز ہوئے ربوہ میں کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو براہ کرم دفتر "الفضل" میں پہنچادیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 10 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
11- ستمبر غروب آفتاب 6-22
12- ستمبر طلوع آفتاب 5-48

عالمی خبریں

ایران کے صدر خاتمی نے ایران اور افغانستان تنازعہ کے بارے میں کہا ہے کہ امریکہ مداخلت نہ کرے- امریکہ کا "خلوص" ہمیں معلوم ہے- میزائیلوں کے حملے کے ذریعہ افغان سرحدیں پامال کرنے والا ہمیں احترام کا سبق نہ دے- خطے کے بارے میں ہمیں زیادہ تشویش ہے- مسئلے کا پرامن حل چاہتے ہیں ایران اپنی سلامتی کے تحفظ کے لئے اقدامات کررہا ہے-

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے خبر دی ہے کہ اسامہ بن لادن کی مبینہ دہشت گردی سے خائف ہو کر امریکہ نے انسداد دہشت گردی کے لئے 7- ارب ڈالر مختص کردیئے ہیں- اسامہ کے خلاف کارروائی میں سی آئی اے کا کردار منظر عام پر آنے کے بعد اس ادارے پر حکومتی امداد کے دروازے کھل گئے- امریکی سی آئی اے میں "بن لادن سٹیشن" 1996ء سے قائم ہے-

بھارتی خفیہ اداروں نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ اسامہ بن لادن مقبوضہ کشمیر منتقل ہوگئے ہیں- چونکہ افغانستان پر مزید امریکی حملوں کا امکان ہے لہٰذا اسامہ بن لادن کو کشمیر بھیج دیا گیا ہے- اسامہ کے ایک کشمیری حریت پسند تنظیم حرکت الانصار سے گہرے روابط ہیں-

شاہراہ ریشم کا احیاء کرنے کے لئے ایشیائی ملکوں میں معاہدہ طے پاگیا ہے- ماضی میں دفن یہ شاہراہ چینی کوہ قاف وسط ایشیا اور یورپ کو ملاتی تھی- وسطی ایشیا کے ملکوں کا اجلاس باکو میں ختم ہو گیا-

سیلاب سے ڈھاکہ کو بچانے کے لئے بنگلہ دیش کی فوج سول انتظامیہ اور عوام سرتوڑ کوشش کررہے ہیں- بند کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے- پہلے ہی ڈھاکہ میں کئی جگہوں پر بارش کا پانی کھڑا ہے-

تاجکستان کو چین اور پاکستان سے ملانے والی ریلوے لائن کے پہلے مرحلے کا افتتاح تاجکستان کے صدر امام علی رحمانوف نے کیا- یہ لائن شاہراہ قراقرم کو تاجکستان اور چین کے ساتھ ملائے گی-

چین میں گذشتہ سال ہر ہفتے 35- افراد کو موت کی سزا دی گئی ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چین پر مقدمات میں جلد بازی کا الزام عائد کیا ہے-

اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر بل رچرڈ سن نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے کہا کہ میں اقوام متحدہ کے مقروض ملک کا سفیر نہیں رہنا چاہتا- انہوں نے یہ استعفیٰ امریکہ اور اقوام متحدہ کے درمیان فنڈز کے مسئلہ پر پیدا ہونے والے اختلافات کے باعث دیا- امریکی حکومت ابھی تک اپنے حصے کے ایک ارب تیس کروڑ ڈالر فراہم نہیں کرسکی-

ویت نام نے چین کی دو چٹانوں پر قبضہ کرلیا ہے- چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ویت نام شمالی سمندر میں متنازعہ جزائر پر فوجیں بھیج کر شرانگیزی کررہا ہے-

سربوں نے کوسووا کے کئی دیہات پر ٹینکوں سے حملہ کردیا- گولہ باری کے باعث ہزاروں البانوی باشندوں کو اپنے علاقے چھوڑ کر نکلنا پڑا-

بھارت نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی طرف سے عالمی مسائل کے بارے میں جاری شدہ رپورٹ مسترد کردی ہے- رپورٹ میں مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح کا مسئلہ قرار دیا گیا ہے- بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کشمیر کا ذکر ہمارے معاملات میں کھلی مداخلت ہے-

سابق بھارتی وزیراعظم گجرال نے کہا ہے کہ کمزور خارجہ پالیسی کے باعث کشمیر کا مسئلہ پھر عالمی فورم پر آگیا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

امریکہ کے صدر کلنٹن نے گذشتہ روز فون پر وزیراعظم نواز شریف سے بات چیت کی- دونوں رہنماؤں کی گفتگو میں سی ٹی بی ٹی، کشمیر اور قومی سلامتی جیسے موضوعات زیر بحث آئے- امریکہ کے نمائندہ ٹالبوٹ کے پاکستانی رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا گیا- پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد صدر کلنٹن کی یہ پہلی فون کال تھی-

سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم نے وزیراعلیٰ لیاقت جتوئی سے تعاون کرنے کا اعلان کردیا ہے- ایم کیو ایم حکومتی بنچوں پر نہیں تھی ایم کیو ایم کے فاروق ستار نے کہا کہ ہم حکومت میں شامل نہیں رہے- مگر صوبے کے مفاد کے لئے جاری نظام سے تعاون کریں گے- آئندہ کوئی بحران آیا تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے-

سندھ اسمبلی کے متحدہ کے سپیکر نے رولنگ محفوظ کرکے حکومت سندھ کو مشکلات سے بچالیا- سپیکر نے رائے شماری کی نوبت نہ آنے دی- پیپلزپارٹی کے نثار کھوڑو نے کہا کہ گیلری میں بیٹھے گورنر بلوچستان دیکھ لیں کہ اپوزیشن میں باسٹھ ترسیٹھ اور حکومت میں 140 ارکان بیٹھے ہیں-

سندھ اسمبلی میں پیپلزپارٹی کے نثار کھوڑو نے مطالبہ کیا ہے کہ گورنر وزیراعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ لینے کو کہیں- وزیراعلیٰ لیاقت جتوئی نے کہا کہ اگر کسی کو ہماری اکثریت پر شبہ ہے تو تحریک عدم اعتماد پیش کر دیکھ لے-

وزیراعظم نواز شریف اچانک لندن روانہ ہوگئے- وہ لندن میں متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان کی عیادت کریں گے- وزیر خارجہ سرتاج عزیز ان کے ہمراہ ہیں-

سپریم کورٹ کے تین جج صاحبان پر مشتمل بنچ نے سوئس حکام سے خط و کتابت اور سوئس حکام کی طرف سے بے نظیر بھٹو کو فرد جرم کی تعمیل کرانے سے روکنے کے لئے جو حکم امتناعی جاری کیا تھا وہ واپس لے لیا ہے- سپریم کورٹ کے بنچ میں چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں، جسٹس مامون قاضی، اور جسٹس وجیہہ الدین احمد شامل تھے- اس حکم امتناعی کے تحت حکومت کو بے نظیر کے کیس میں سوئس حکومت سے خط و کتابت کرنے سے روک دیا گیا تھا- اور سوئس حکومت کی طرف سے جاری شدہ فرد جرم کی تعمیل کرانے سے بھی روک دیا گیا تھا- اٹارنی جنرل نے سماعت ملتوی کرنے کی درخواست کی جسے عدالت نے مسترد کر دیا-

پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کی انکوائری کمیٹی نے پاکستان کے ممتاز کرکٹروں سلیم ملک، وسیم اکرم اور اعجاز کو جواء کھیلنے کا ملزم قرار دے کر ان پر کرکٹ کھیلنے کی پابندی عائد کرنے کی سفارش کی ہے- 1994ء میں کرائسٹ چرچ کے ایک روزہ میچ کی فکسنگ میں عامر سہیل اور راشد کے سوا پوری ٹیم ملوث تھی-

امریکہ نے اعتراف کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے خلاف اقتصادی پابندیاں بے سود رہیں- پابندیوں کے باعث ایٹمی اسلحہ کے کنٹرول کے لئے مذاکرات میں رکاوٹ پڑی-

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لبرل قوتیں آگے بڑھ کر ملک کو جدید خطوط پر استوار کریں- ملک تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے- ترقی پسند اور رجعت پسند عناصر میں جنگ جاری ہے-

سابق امیر جماعت اسلامی میاں محمد طفیل نے کہا ہے کہ حکومت دفعہ 239 کو نہ چھیڑے ورنہ دستور کھلونا بن جائے گا- اگر کوئی غلط حکمران برسراقتدار آگیا تو سادہ اکثریت سے ترمیم کا اختیار حاصل ہونے کی صورت میں آئین کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دے گا-

بے نظیر بھٹو برطانیہ پہنچ گئی ہیں- جہاں سینیٹر سیف الرحمٰن پہلے ہی موجود ہیں اور بے نظیر بھٹو کے خلاف حکومت سے کچھ دستاویزات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے-

پیپلز پارٹی کے سینیئر وائس چیئرمین آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ فوج کے آئینی کردار کا مطلب اقتدار سونپنا نہیں- ملک میں نیشنل سیکیورٹی کونسل بنائی جائے- کونسل میں فوج کے علاوہ سیاسی جماعتوں اور چاروں صوبوں کا ایک ایک نمائندہ بھی شامل کیا جائے- ہر قومی معاملے میں فوج کا کردار رہا ہے زبردستی نادہندہ بنانے کی باتیں ذمہ داری سے بچنے کے لئے کی جارہی ہیں- ہر طرف خانہ جنگی کی باتیں ہو رہی ہیں- اس موقع پر فوج سے کام لیا جائے-

بی بی سی نے کہا ہے افغان تنازعے میں پاک ایران تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں- ایران اور افغانستان کے درمیان کشیدگی کی جڑیں بہت پرانی ہیں- سفارت کاروں کا معاملہ تو محض بہانہ ہے-

بہترین تعلیم و تربیت
نرسری کلاس میں داخلہ جاری ہے
گڈز وزڈم ہاؤس
دارالبرکات ربوہ 212745
واقفین نو کو داخلہ میں ترجیح

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

منہ کھر- سرکن- زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفا بخش علاج- معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
771-213156 FAX 4524-212299

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں-
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروزپور روڈ لاہور نزد بجاج مارکیٹ
853453, 5863738, 0342-7558315

Staff Required
MCS., BCS., & DCS. FOR TEACHING.
HONEST AND CAPABLE CANDIDATES
MUST APPLY BEFORE 20 SEPT. 1998.
National College for Computer Studies
23 - Shakoor Park, Rabwah Tel. 212034